Tauseeq, Volume. 5, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v5i2.9

Received: 28-12-2024
Accepted: 29-12-2024
Published: 31-12-2024

# لائبریری اور کتب کی اہمیت وافادیت کا جائزہ ڈاکٹر صابر کلوروی سیمی

# نار لائبریری کے تناظر میں

# Review of the importance of library and books Dr. Sabir Kalrvi Semi

# In the context of the Nar Library

صوفیہ*

ڈاکٹر اتنل ضیاء

**Abstract:**

Dr. Sabir Kalorvi seminar highlighted the significance and utility of libraries from various perspectives. Libraries are vital centers of knowledge and civilization, preserving human history social development and cultural and religious heritage. The evolution of libraries from clay tablets to digital libraries symbolizes the continuity and advancement of knowledge. Libraries have played a prominent role in Islamic history especially during the Abbasid era when their number and influence grew exponentially. In the modern era libraries have become even more crucial due to advancements in technology enabling access to digital and virtual libraries. Students and researchers benefit significantly from these resources to fulfill their academic needs. Hazara University's Department of Urdu Library is a prominent example, housing rare books and manuscripts. Dr. Sabir Kalorvi personal library, now part of Hazara University Urdu Department, exemplifies his remarkable contributions to knowledge and literature. During his lifetime, Dr. Kalorvi amassed a treasure trove of rare and valuable books and dedicated it to future generations. His library stands as a

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، جامعہ شہید بینظیر بھٹو برائے خواتین پشاور
لیکچرر، شعبہ اُردو، جامعہ شہید بینظیر بھٹو برائے خواتین پشاور

timeless legacy of scholarship and a source of inspiration for research and intellectual growth. The seminar underscored the importance of libraries emphasizing that staying connected to books and libraries is essential for national progress and development.

**Keywords**: Library, Digital Library, Rare Books, Reference Books, Scholarly Utility

کتب خانے ذہنی طاقت کا سرچشمہ اور تہذیبی و ثقافتی ورثہ کی بنیاد ہیں۔ حقیقت میں کتب خانوں کی تاریخ انسانی تہذیب میں بڑی دلچسپ ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں انسانی ترقی کا راز کتب خانوں کے رہین منت ہے۔ کیونکہ کتابیں انسانی خیالات، مشاہدات اور افکار کا مجموعہ ہے۔ مجموعی طور پر یہ کتب، کتب خانے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جس کا لفظی مفہوم بقول ڈاکٹر رام شوبھت پرساد سنگھ یہ ہے:

"کتب خانے کا لفظی مفہوم جمع شدہ کتابوں کے ساتھ ساتھ دوسری اشیائے مطالعہ جمع کرنا جنھیں پڑھنے یا مطالعہ کے کام میں لایا جاسکے اشیائے مطالعہ صرف کتابیں ہی نہیں ہوتی بلکہ اخبارات اور دوسرے رسل و رسائل، پرچے، ریکارڈ، فلم اور سرکاری رپورٹ وغیرہ بھی اشیائے مطالعہ تصور کیے جاتے ہیں۔"۱

ایک صدی قبل لائبریری کی جو سماجی اہمیت تھی اس میں نمایاں طور پر تبدیلی آئی ہے۔ پہلے لوگ صرف ذہنی تسکین اور سماجی رتبہ حاصل کرنے کے لیے کتابیں جمع کیا کرتے تھے لیکن آج کل تعلیم عام کے فروغ کے لیے لائبریری کی تشکیل سماجی ضرورت بن گئی ہے یہی وجہ ہے کہ آج کل کتب خانوں کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ کتب خانے کی اہمیت کا اندازہ دریائے دجلہ و فرات کے کناروں، وادی نیل کے ریگزاروں اور وادی سندھ میں موہنجوداڑو کے علاقوں میں پائے جانے والی تہذیبوں کے دریافت ہونے والے آثار، جن میں قلم، دوات اور دوسرے تحریری مواد شامل ہیں بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ انسان نے اپنے افکار، مذہبی اقدار اور کارناموں کو زندہ رکھنے کے لیے انھیں تحریری شکل میں محفوظ کیا یہی دستاویزی صورت ہے جس کو اس دور کی اولین کتاب تصور کیا جاسکتا ہے۔ کتاب ہر دور کی روایت کی امین ہے مختصر یہ کہ ہر دور کے کارناموں اور عقائد کی پاسداری کے فرائض کی ادائیگی میں کتب خانے پیش پیش ہیں۔ لائبریریز اور تعلیم دور تمدن کی یادگار کی

کڑی ہونے کے ساتھ ساتھ انمول ہوتے ہیں۔جو قوم جس قدر باعمل اور متمدن ہوتی ہے اُسی قدر اس کے علوم وفنون کی ترقی کی ضمانت یقینی ہوتی ہے۔ جس سے حرفتوں اور صنعتوں کو فروغ کامل حاصل ہوتا ہے۔ابن خلدون کے مطابق:

"علوم کی تعلیم بھی منجملہ اور پیشوں کے ایک پیشہ ہے جب معاشی آسودگی
حاصل ہوتی ہے توانسان کی زندگی میں مزید لطافت آتی ہے اور انہیں علوم وفنون اور
صنعتوں سے شغف ہو جاتا ہے۔"۲

دیکھا جائے تو کتب خانوں نے عروج وزوال کے بے شمار نقوش قرطاس ہستی پر رقم کیے ہیں۔ مٹی کی تختیوں سے آگے بڑھنے والی کتاب کا متحرک عمل ویلیم پارچ منٹ اور پپائرس کے بعد 105ء میں چین پہنچنے کے بعد آن لائن، انٹرنیٹ،ڈیجیٹل، پی ڈی ایف اور ایمازون تک پہنچی اور ابھی بھی یہ سلسلہ وساری جاری ہے۔

فکرو دانش کے سرمایہ کی حفاظت اشاعت و ترقی کا مرکز کتب و کتب خانہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک وملت کی فلاح دبہود کا کتب و کتب خانوں سے نہایت قریبی اور بہت ہی گہرا رشتہ ہے اور قومی ارتقاء میں کتب اور کتب خانوں نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ چنانچہ کسی خطہ ومملکت میں آباد قوموں کو زیر نگین رکھنے کے لیے حکمران قوم کا محکوم اقوام سے ذہنی سطح میں بلند تر ہونا لازمی امر تھا اور ہے۔تاریخ اسلام اس امر کی شاہد عادل ہے کہ حجاز ونجد کے رہنے والے حاملین کتاب بدووں کا سلطنت روما، شام وایران جیسی متمدن اقوام کی مملکتوں پر اپنا دبدبہ وشوکت قائم کرنے میں کامیابی ان کی ذہنی سطح کی رفعت وبلندی کا بین ہوتا ہے جو انہیں اس کتاب سے نصیب ہوئی تھی۔

اسلام نے بھی فکر ودانش کی طاقت کے سرچشمہ کتب اور کتب خانہ کی ترویج واشاعت اور تحفظ وتوسیع پر بہت زور دیا ہے، عہد عباسی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ تاریخ کے اس سنہری دور میں کتب وکتب خانوں کی سب سے زیادہ کثرت کررہی ہے۔ کہتے ہیں کہ کتب خانے مہذب معاشرے کی نشانی ہے۔اس لئے ہمارے ادیبوں، بزرگوں، معلموں، دانش واروں، علم دین، سیاست دانوں،اور علم وادب سے تعلق اور دلچسپی رکھنے والے لوگوں نے اپنے مہمان خانوں اور گھروں میں ذاتی لائبریوں کے علاوہ نجی لائبریاں بھی قائم کیں ہیں۔اس جدت دور میں علم وعلمیت اور فن کے ہر شعبہ جات میں ٹیکنالوجی وسائنس کی مداخلت آگئی ہے۔ جس کے بے حد مثبت نتائج ہیں۔ علم وہنر تک ہر عام و خاص کی پہنچ نہایت آسان ہوگئی ہے۔ کمپیوٹر اور جدید ٹیکنالوجی کی بدولت اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

کتب خانے، عقل، علم اور شعور انسانی کے حقیقی پائیدار ذریعے ہوتے ہیں۔اور یہ تہذیب کی بقا، تمدن و اخلاق، مذہب ثقافت، ادبی، لوک ادبیات، زبان اور ادب اور تاریخی شواہد کے مینار سمجھے جانے کے مترادف ہیں۔اس لیے اگر قوم کو اپنے قومی ورثے کی بقا اور شناخت قائم رکھنی ہو تو کتابوں کے ساتھ دل لگانا پڑے گا کیونکہ قوموں کے زوال کی وجہ تعلیم و علم کا زوال ہے۔اور تعلیم کے عروج میں پستی کی ڈرار کتب خانوں کا زوال کی پیش گوئی ہے۔زندہ، متحرک، خوشحال اور کامیاب قوم بن کر رہنے کے لیے لازمی ہے کہ گھروں، گاؤں، شہروں اور تعلیمی اداروں اور مختلف شعبہ جات میں کتب خانے کا قیام عمل میں لایا جائیں۔تاکہ تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ قومی ترقی بھی ہو۔انسانی زندگی میں بھی لائبریری کا خاص مقام اور رول ہے۔اس لیے کتب خانے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بچوں کی تربیت میں لائبریری شامل کرنے کی ثناء رحیم خاص تاکید کرتی ہیں۔

> "کتب میلے سے بچوں کو تحائف میں کتابیں دیں اور اسے اپنی لائبریری کا حصہ بنائیں۔جیسے آپ اپنے بچوں کو موبائیل اور انٹرنیٹ تک رسائی دیتے ہیں انہیں لائبریری کی پہچان کروائیں۔یہ مشق ان میں تجسس پیدا کرے گی۔اور ان میں نظم وضبط اور چیزوں کو ترتیب دینے کا شوق پیدا ہوگا۔"۳

## جدید کتب خانے

ٹیکنالوجی کے باعث لائبریری گارے کی دیوار سے نکل کر آسمان کی وسعتوں تک ڈیجیٹل ماحول میں آپہنچی ہے۔اب لائبریری پہلے سے زیادہ اہمیت اختیار کر چکی ہے، نوعیت، ہیت اور شکل کے اعتبار سے مختلف ہونے کی وجہ سے جدید علمی مواد کے استعمال کرنے کے طریقے مختلف اور کاغذی مواد کے استعمال سے زیادہ پیچیدہ ہیں۔طلبا اور طالبات کو ہر حال میں لائبریری کی مدد لینی پڑتی ہے اور آج کل کی ورچوئل اور ڈیجیٹل لائبریری جدید تکنیکی ابلاغی آلات پر مشتمل ہونے کی بنا پر طلبا و طالبات کو اپنے شعبے کے علاوہ دیگر شعبہ جات سے متعلق بھی وہ معلومات دے سکتی ہے جسے وہ زندگی کے ہر میدان میں استعمال کر سکتے ہیں۔یوں وہ تمام عمر غیر رسمی تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

کتب خانہ علم کا خزانہ ہے۔ لیکن اب جدیدیت کی وجہ سے اسے جامعہ کا عکس قرار دینا غلط نہ ہو گا۔ یونیورسٹی میں پڑھائے جانے والے موضوعات پر مواد کے ذخیرے کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی اساتذہ کی تحقیق پر مبنی مقالہ جات بھی لائبریری کا حصہ ہوتے ہیں اور جدید طرز پر ان کے کیٹلاگ کے بعد آنے والے محققین ہر موضوع پر تحقیقی تشنگی کو دور کر سکتے ہیں۔

مہنگائی کے اس دور میں اب صرف نصابی کتب کے خریدنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ضمنی اور متعلقہ کتب کی خریداری مستقل بنیادوں پر مشکل ہے۔ان حالات میں کتب خانوں کا قیام بے حد ضروری ہے تاکہ عوام کی علمی ضرورت پوری ہو سکے اس لیے عوامی کتب خانے کا نیٹ ورک بھی لازمی ہے۔لائبریریوں کے حوالہ جاتی شعبے طلبا اور قارئین کے لیے کھلے ہوں۔

## ہزارہ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی لائبریری کی خدمات

یہ شعبہ جاتی کتب خانہ اپنے بیش بہا کتب اور مخطوطات کے اعتبار سے بڑا قیمتی اور بے نظیر ہے۔اس میں نادر الوجود نسخوں کا ذخیرہ موجود ہے ادبی ماحول اور علمی فضا سے سکالرز خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہاں کی پر سکون، شور و ہنگامے سے دور فضا مطالعے اور خاص طور پر تحقیقی کام کے لیے بڑی ہی سازگار ہے۔ دستاویزی اور تاریخی ریکارڈ کے علاوہ اس میں مطبوعہ کتب کا ذخیرہ بھی ناقابل فراموش ہے۔ یہ کتب خانہ 22800 کے لگ بھگ کتابوں پر مشتمل ہے۔اس کتب خانے کے اساتذہ کرام اور طالبات کے علاوہ دوسرے طالب علم بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ تمام کتابوں کی درجہ بندی اور 800 0 کتب کی توضیحی فہرست تیار کی جا چکی ہے۔

یہ تحقیقی اور حوالہ جاتی لائبریری ہے جہاں کتابوں اور ادبی مواد سے متعلق کتابوں کو منظم طریقے پر اکٹھا اور محفوظ کیا گیا ہے۔ حوالہ جاتی کتب اور رسائل کا سیکشن الگ رکھا گیا ہے۔اس لائبریری میں تمام کتب نایاب ہیں۔ کچھ نسخے ایسے ہیں جس کا اب کوئی نسخہ موجود نہیں۔ان میں سے زیادہ تر انڈیا پریس طبع شدہ نسخے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ وہی لائبریریاں اپنا وجود اور افادیت برقرار رکھ سکتی ہیں جو وقت کے ساتھ خود کو بدلتی رہتی ہیں لیکن کئی لائبریری میں پرانی کتابیں Antique کی حیثیت رکھتی ہیں۔ان میں بعض کتب پر تحقیق سے علم کی نئی جہتیں متعارف کرادی ہیں بعض ایسی کتابیں جو اب ناپید ہیں اس لیے نایاب کہلاتی ہیں۔

علمی مواد کی آسان اور فوری تلاش کے قابل عمل نظام کے لیے شعبہ اردو کے ایچ۔او۔ڈی ڈاکٹر الطاف یوسفزئی نے توضیحی فہرست مرتب کرنے کی سعی کی ہے۔لائبریری میں کن کن سہولیات کی فراہمی ضروری ہے۔اس لائبریری کو ورچوئل اور ڈیجیٹل ماحول دینے پر کام جاری ہے۔نادر اور نایاب کتب، مخطوطات، رسائل و جرائد کو انٹرنیٹ پر ڈال کر عالمی سہولت کاری اور خدمت گزاری کی کاوشیں ضرور کامیاب ہوں گی۔جس میں ہر قسم کا مواد صرف کلک کی دوری پر ہوگا۔جو متعلمین اور محققین اور شعبہ ہائے جات سے تعلق رکھنے والے عام لوگوں کے لیے بھی یکسا مفید ہوگا۔

عبدالرزاق قریشی کتاب کی افادیت واہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"سموئیل جانسن کا مشہور قول ہے۔۔۔کہ کتاب کی تصنیف کے وقت مصنف کتب خانہ چھان مارتا ہے۔کتب خانہ کا استعمال اور اس کی افادیت واہمیت جانسن کے زمانے سے اس دور میں آکر مزید بڑھ گئی ہے. کوئی تحقیق کرنے والا نوجوان ہو یا تجربہ کار اس کا موضوع چاہے وہ کسی بھی مضمون سے مطلق ہو لائبریری سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔مواد کی فراہمی سے استفادہ کے لیے اسے لائبریری آنا پڑے گا۔"[۴]

کتابوں کی اہمیت اور افادیت سے انکار کسی بھی دور میں ممکن نہیں انسان انسانی زندگی فلاح اور ترقی کے ساتھ کتاب وقت کی بھی ضرورت ہے ۔اس کے بغیر انسانیت کی مثال اندھیری رات کی مانند ہے۔

کہا جاتا ہے کہ قلندر آباد کی تین اشیاء مشہور ہیں:

(۱) قلندری کباب

(۲) کرسچن ہسپتال

(۳) کلوروی خاندان

اسی قلندر آباد کی سرزمین پر پلنے والے کلوروی خاندان کے چشم و چراغ ڈاکٹر صابر کلوروی ادبی دنیا میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ان کی زندگی مضبوط ارادے اور عزم مسلسل کی کہانی ہے۔انھوں نے اپنی زندگی میں وہ کارنامے کر دکھائے جو دور وسطی کے صرف حاکمین، سلاطین اور امرا انجام دے سکتے تھے۔ادبی ذوق کے حامل مصنف، مترجم، نقاد کتابوں کے قدردان اوران کی جمع آوری کے شوقین تھے۔جب بھی کہیں کوئی کتاب بکتی کسی چیز کی پروانہ کرتے ہوئے کتاب خرید کر ذاتی لائبریری کا حصہ بنادیتے تھے۔ان میں کچھ کتابیں انھیں تحفے میں ملی جبکہ مزید ان میں ہزاروں کتب کا اضافہ کر کے 0 2280 کتب کا اہم سرمایہ چھوڑ گئے۔کتابوں سے محبت کرنے والے مرد مومن کا انتقال 22 مارچ 2008ء کو ہوا۔اپنی محبوب کتابوں سے جدائی سے قبل اپنے بھائی اور بیٹے سے ان کی حفاظت اور عطیہ کرنے کی وصیت کی:

> "جیسے ہی حالات اجازت دیں ان میں مزید کتب کا اضافہ کر کے یہ نایاب خزانہ ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ کے شعبہ اردو میں منتقل کیا جائے تاکہ قارئین و محققین کو اپنے آباواجداد کے علم کے گوہر سے مستفیض ہونے کے لیے در در کی خاک چھاننے کی ضرورت نہ پڑے تھے۔"۵

بھائی اور بیٹے نے ان کی وفات کے بعد ان کا خواب پورا کیا اب یہ لائبریری شعبہ جاتی لائبریری کی حیثیت سے علم وادب کی خدمت کر رہی ہے۔صابر کلوروی اپنی زندگی کا تمام سرمایہ نایاب کتابوں کی خریداری پر لگانے والے واحد دلدارتھے۔ویسے تو خون زندگی بن کر رگوں میں دوڑتا ہے مگر صابر صاحب کی رگوں میں کتابوں کی جمع آوری کا شوق زندگی بن کر دوڑتا رہا۔کتابوں کے جمع کرنے والے کی حیثیت سے ان کی شہرت نادر اور کامیاب کتابوں کے مالکوں تک پہنچ گئی تھی۔ان کی لائبرپری میں نہ صرف ہندوستان بلکہ دوسرے ممالک کے مخطوطات، کتب اور رسائل بھی شامل ہیں۔اس ذخیرے میں بہت سے اسے قابل قدر نسخے ہیں جن کے اب دوسرے نمونے ناپید ہو چکے ہیں۔انہوں نے ناصرف کتابیں جمع کیں بلکہ خود بھی اعلیٰ پایہ کتابوں کے مصنف ہیں۔صابر کلوروی صاحب نے اس لائبریری کے قیام سے علم وادب پر جو احسان کیا ہے وہ ناقابل فراموش ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلی مقام دے۔آمین۔

## حوالہ جات


۱۔ مولانا محمد عبدالحلیم چستی، اسلامی کتب خانے، الفصید اردو بازار لاہور، جنوری ۲۰۰۰ء، ص ۶۳

۲۔ڈاکٹر، رام شوبھت پرساد سنگھ، لائبریری تنظیم و تربیت کے مسائل، جواہر آفیسٹ پرنٹرز دہلی، ۱۹۹۱ء، ص ۱۱

۳۔بحوالہ ثنا رحیم، "گھر میں بچوں کی لائبریری"، مشمولہ، صدائے لائبریرین، جلد ۳، شمارہ نمبر ۲، ۲۰۰۱ء، چیف ایڈیٹر، محمد اشرف شکوری، ص ۳۹

۴ ۔ قریشی، عبدالزاق (۲۰۱۶) ، لائبریری کا استعمال، مشمولہ، تحقیق شناسی، مرتب، رفاقت علی شاہد، لاہور، ص ۱۴۵

۵ ۔انٹرویو، انور کلوروی، ۸ ستمبر ۲۰۲۴ء، قلندر آباد، شام ۴ بجے


## References:


1. Maulana Muhammad Abdul Halim Chishti, Islamic Libraries, Al-Faseed Urdu Bazaar, Lahore, January 2000, p. 63
2. Dr. Ram Shobhit Prasad Singh, Problems of Library Organization and Training, Jawahar Official Printers Delhi, 1991, p. 11
3. Quoted in Sana Rahim, "Children's Library at Home", Contents, Sadai Librarian, Vol. 3, Issue No. 2, 2001, Chief Editor, Muhammad Ashraf Shakoori, p. 39
4. Quraishi, Abdul-Zaq (2016), The Use of The Library, Content, Research Knowledge, Compiled, Rafaqat Ali Shahid, Lahore, p. 145 4

5. Interview, Anwar Kalravi, 8 September 2024, Qalandarabad, 4 pm